26

جماعت میں جب تک اخلاص قائم رہے گا اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و تائید کے ذریعہ اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا رہے گا

(فرمودہ 6 جولائی 1956ء بمقام مری)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''میں نے پچھلے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ ہمارا خدا اپنے زندہ ہونے کے ثبوت دیتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ اِس ہفتہ بھی برابر اس کی تائید میں خطوط آتے رہے۔ ایک تو پھر اُس غیرملک سے جس کا میں نے پچھلے خطبہ میں ذکر کیا تھا خط آیا ہے کہ ہم ایک اَور احمدی کے پاس گئے اور اُس نے پریس کے لیے سَو پونڈ دے دیا۔ اِس طرح اَور لوگ بھی چندہ دے رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پریس کا معاملہ اب جلدی سُلجھ جائے گا۔ اِسی طرح پاکستان سے بھی غیرملکی مشنوں کے متعلق امدادی خطوط آتے رہے۔ ایک خط باہر سے آیا ہے جس میں ایک دوست نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے پانچ سَو پونڈ غیرملکی مشنوں کی امداد کے لیے بنک میں جمع کرا دیئے ہیں۔ گویا اِس وقت تک بیرونی ملکوں سے قریباً بارہ سَو پونڈ تک

بیرونی مشنوں کے لیے آ چکا ہے اور اطلاعیں آ رہی ہیں کہ دوست کوشش کر رہے ہیں کہ اس فنڈ کو مضبوط کر کے سال بھر کے اخراجات پورے کر دیں۔ پس اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے سلسلہ کا حافظ ہوتا ہے اور جہاں سے بظاہر کوئی امداد کی امید نہیں ہوتی وہیں سے اللہ تعالیٰ امداد کی صورت پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً یہی اطلاع ملنے پر کہ بیرونی مشنوں کا روپیہ خرچ ہو چکا ہے اب تک کوئی ساڑھے گیارہ سَو پونڈ باہر کی جماعتوں نے جمع کیے ہیں اور کچھ پاکستان کی جماعتوں نے بھی دیا ہے۔ اِس کے معنے یہ ہیں کہ قریباً سولہ ہزار روپیہ چند دنوں میں جمع ہو گیا ہے۔ آجکل پونڈ کی قیمت تیرہ روپے سے اوپر ہے۔ پس ایک ہزار پونڈ کے معنے کم سے کم سوا تیرہ ہزار روپیہ کے ہیں اور ڈیڑھ سَو پونڈ جو اِس سے اوپر ہے اُس کا کوئی دو ہزار روپیہ بن جاتا ہے۔ پھر کچھ رقوم پاکستانی جماعتوں کی طرف سے بھی خزانہ میں آئی ہیں۔ مگر وہ اُسی وقت استعمال ہو سکیں گی جب گورنمنٹ ان کے بدلہ میں ہمیں پونڈ دے گی۔ بہرحال ایک رقم تو جمع ہو گئی ہے جس سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے زندہ ہونے کا ثبوت ہمیشہ دیتا چلا آیا ہے اور قیامت تک دیتا چلا جائے گا اور یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک ہماری جماعت میں مخلصوں کا گروہ موجود رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ فضل ہوتے ہیں جو جماعتی طور پر نازل ہوتے ہیں۔ اور ایک وہ فضل ہوتے ہیں جو افراد پر نازل ہوتے ہیں۔ افراد کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل اُس وقت تک نازل ہوتے رہتے ہیں جب تک مخلص وجود دنیا میں قائم رہتے ہیں اور جماعتی طور پر اُس کے فضل اُس وقت تک نازل ہوتے رہتے ہیں جب تک افراد کی اکثریت کم سے کم ادنیٰ درجہ اخلاص کا قائم رکھتی ہے۔ جب کسی جماعت کی اکثریت اخلاص کا ادنیٰ درجہ قائم رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اُس پر نازل کرتا رہتا ہے اور جب بعض افراد اپنے اخلاص کی وجہ سے خاص درجہ حاصل کر لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن پر بھی فضل نازل کرتا ہے اور اُن کی خاطر ساری جماعت پر بھی فضل نازل کرتا ہے اور یہ سلسلہ اِسی طرح چلتا چلا جاتا ہے''۔ (الفضل 13 جولائی 1956ء)